



مُسْنَدُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

تألیف: امام ابو بکر محمد بن محمد بن سلیمان باغندی (المتوفی 312ھ)



المُحَرَّرُ: ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی رحمہ اللہ مولانا عبد الثواب محدث دہلوی رحمہ اللہ

حافظ محمد فہد حفظہ اللہ پروفیسر ڈاکٹر عبد الرؤوف ظفر حفظہ اللہ

شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ
پبلیکیشنز لاہور

تقریظ

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله ، وبعد!

اللہ تعالیٰ کے ہم ناتواں بندوں پر بے پناہ احسانات ہیں، جنہیں ٹھوٹے قولہ تعالیٰ: ﴿وَإِنْ تَعَدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تَحْصُوهَا﴾ (النحل: ۲۸) احاطہ شمار میں لانا ہرگز ممکن نہیں، تمام سمندروں کی روشنائیاں اور درختوں کے قلم لکھتے لکھتے ختم ہو جائیں گے، لیکن اللہ رب العزت کی نعم عظیمہ اور آلائے قتالیہ کا شمار مکمل نہیں ہو سکے گا۔

ان احسانات میں سے ایک احسان یہ ہے کہ اس نے خود ہی ہماری شریعت بنائی اور ہمیں عطا فرمائی، شریعت سازی کا معاملہ ہماری ناقص عقلوں پر نہیں چھوڑا بلکہ خود بنا کر قرآن و حدیث کی صورت میں اپنے نبی برحق، اکرم الخالق، سید ولد آدم محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعے سے مکمل طور پر ہم تک پہنچا دی۔

دوسرا احسان یہ فرمایا کہ اس شریعت مطہرہ کو انتہائی آسان اور سہل رکھا، ﴿وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ﴾ (الحج: ۷۸) اور ”الدین یسر“ سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ مزید برآں اس آسان دین پر چلنے کی آسانی بھی بتوفیقہ مرحمت فرمادی، کما فی قولہ تعالیٰ: ﴿فَسُنِّسِرُكَ لِلْيُسْرَى﴾ (البل: ۷) ﴿وَلْيُسْرَى﴾ (الاعلیٰ: ۸)

رسول اللہ ﷺ کو منجانب اللہ یہ توفیق بھی مہیا ہوئی کہ آپ اس دنیا فانی سے تشریف لے جانے سے قبل دین کو مکمل طور پر نکھار اور روشن فرما چکے تھے: ”تَرَكَكُمْ عَلَى الْبَيَضَاءِ، لَيْلُهَا وَنَهَارُهَا سَوَاءٌ“ رات اور دن کے فرق کی مانند، حق و باطل کے مابین ایک حد فاصل قائم فرما چکے تھے، اس دین میں کوئی خفاء یا غموض و ابہام نہیں ہے، ہر چیز انتہائی نکھری ہوئی موجود ہے۔ فلله الحمد والمئة .

اللہ رب العزت کا ایک احسان عظیم یہ بھی ہے کہ اس نے اس دین کی قیامت تک کے لیے حفاظت کا وعدہ فرمایا، بلکہ یہ حفاظت اپنے ذمہ لے لی:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (الحجر: ۹)

ہمیں یقین کامل ہے کہ ہمارا دین قیامت تک محفوظ و متمیز رہے گا، ایسا نکھرا ہوا کہ طہرین و مبطلین کی سازشوں اور دیسہ کاریوں سے بالکل پاک اور صاف اور ان کے وارد کردہ مغالطات و شبہات سے قطعی محفوظ و سالم۔

فہرست

| | |
|-------|---|
| 9 | عرضِ ناشر |
| 13 | تقریظ |
| 16 | مقدمہ |
| 38 | مؤلف کتاب امام ابن باغندی رحمہ اللہ کے حالاتِ زندگی |
| 43 | حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے مختصر حالاتِ زندگی |
| 56 | کتاب کی سند کے بارے |
| 61 | حدیث نمبر 1: فی سبیل اللہ پہرہ دینے کی فضیلت |
| 61 | حدیث نمبر 2: ایضاً |
| 63 | حدیث نمبر 3: دورانِ گفتگو آسمان کی طرف دیکھنا اور گفتگو کے آداب |
| 63 | حدیث نمبر 4: ایضاً |
| 64 | حدیث نمبر 5: پانچ کاموں سے ممانعت |
| 70 | حدیث نمبر 6: عکس اور عرینہ کا قصہ |
| 79-77 | حدیث نمبر 7 تا 9: سترہ کے احکام |
| 80 | حدیث نمبر 10: رفع الیدین |
| 83 | حدیث نمبر 11: تعظیماً کھڑے ہونا |
| 83 | حدیث نمبر 12: نماز وتر |
| 89-85 | حدیث نمبر 13 تا 15: پریشانی کے وقت کی دعا |

- 91 حدیث نمبر 16: حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی فضیلت
- 94 حدیث نمبر 17: غزوہ طائف
- 95 حدیث نمبر 18: خطبہ جمعہ کے آداب
- 96 حدیث نمبر 19: ایضاً
- 100-97 حدیث نمبر 20 تا 22: آگ پر پکی چیز سے وضوء کرنا
- 100 حدیث نمبر 23: خطبہ جمعہ کے آداب
- 100 حدیث نمبر 24: آگ پر پکی چیز کھانے سے وضوء کرنا
- 101 حدیث نمبر 25: وگ اور ٹیٹو وغیرہ کا حکم
- 101 حدیث نمبر 26: ایضاً
- 106 حدیث نمبر 27: حراء پہاڑ کا نبی کریم ﷺ سے محبت کا اظہار
- 109 حدیث نمبر 28: سجدہ تلاوت
- 120-112 حدیث نمبر 29 تا 48: مفلس کے احکام
- 120 حدیث نمبر 49: نبوت، خلافت اور بادشاہت
- 123 حدیث نمبر 50: سرگوشی اور صحابہ کا باہمی پیار
- 127 حدیث نمبر 51: ایضاً
- 130-128 حدیث نمبر 52 تا 55: حالتِ روزہ میں بوسہ لینا
- 130 حدیث نمبر 56: نمازِ قصر کا بیان
- 135 حدیث نمبر 57: نمازِ تہجد
- 138 حدیث نمبر 58: غسل جنابت کا حکم
- 140 حدیث نمبر 59: نماز کے اوقات کا بیان
- 145 حدیث نمبر 60: پہلی شریعتوں میں نماز کا حکم
- 147 حدیث نمبر 61: ایضاً
- 148 حدیث نمبر 62: مسجد میں سونا
- 150 حدیث نمبر 63: امتِ محمدیہ کی فضیلت

ایقظا النبی ﷺ اہلہ بالوتر (۹۹۷) (۵۱۲) مسلم، الصلاة، باب الاعتراض، بین یدی المصلی (۵۱۲).

ترجمة الحديث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ رات کے وقت نماز پڑھتے اور میں آپ کے سامنے بستر پر لیٹی ہوتی۔ ابن ابی حنیبہ نے کہا خالد نے اپنی حدیث میں ”جنارے کی طرح لیٹی ہوئی“ الفاظ زیادہ بیان کیے۔ اور جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے بھی جگا دیتے اور میں وتر پڑھ لیتی۔

شرح الحديث ①..... رسول اللہ ﷺ قیام اللیل میں لمبی قراءت کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔ آپ نے اپنی امت کو بھی قیام اللیل، نماز تہجد کی ترغیب دی۔ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَابُّ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلَى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِلْسَيِّئَاتِ وَمَنْهَةٌ لِلْإِثْمِ.)) ①

”تم قیام اللیل کا اہتمام کرو، کیونکہ یہ تم سے پہلے گزر جانے والے نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے۔ یہ تمہارے رب کے قرب کا باعث ہے، گناہوں کے مٹنے اور گناہوں سے باز رہنے کا سبب ہے۔“

②..... رسول اللہ ﷺ نے رات کے ابتدائی، درمیانی اور آخری حصے میں قیام کیا تاہم آپ کا زیادہ تر معمول رات کے آخری حصے میں قیام کا رہا، آپ انتہائی عاجزی اور خوبصورتی کے ساتھ قیام فرماتے جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: ((فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ)) کہ ”رسول اللہ ﷺ کی رکعات کی خوبصورتی اور لمبائی سے متعلق کچھ نہ پوچھو۔“ ②

③..... قیام اللیل کی رکعات کی تعداد سے متعلق سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِيْمَا أَنْ يَفْرَغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ.)) ③

”رسول اللہ ﷺ نماز عشاء سے نماز فجر تک گیارہ رکعتیں پڑھتے، ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرتے اور

① سنن ترمذی، الدعوات، باب من فتح له منكم باب الدعاء..... الخ، رقم الحديث: ۳۵۴۹، وصححه ابن خزيمة: ۱۷۶ / ۲، رقم الحديث: ۱۱۳۵، والحاكم: ۱ / ۱۴۵۱ (۱۱۵۶).

② صحيح بخاری، رقم الحديث: ۱۱۴۷، صحيح مسلم، رقم الحديث: ۷۳۸.

③ صحيح مسلم، صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي..... الخ، رقم الحديث: ۷۳۶.

اللَّيْلُ.)) ❶

”نماز عشاء تاخیر سے پڑھنا افضل ہے۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَوْ لَا أَنَّ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ

نِصْفِهِ.)) ❷

”اگر میں اپنی امت کے لیے مشقت نہ سمجھتا تو میں انہیں نماز عشاء ایک تہائی رات یا نصف رات تک مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔“

❸..... نماز عشاء سے پہلے سونا اور بعد از عشاء بے مقصد گفتگو کرنا ناپسندیدہ ہے۔ ابو ہریرہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا.)) ”نبی اکرم ﷺ نماز عشاء سے پہلے سونے اور بعد از عشاء باتیں کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔“ ❹

❹..... نماز فجر کا وقت طلوع فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے تاہم نماز فجر کو اندھیرے میں پڑھنا چاہیے یہی عمل مسنون اور آخری ہے۔

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

((وَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً بِغَلَسٍ، ثُمَّ صَلَّى مَرَّةً أُخْرَى فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ التَّغْلِيسِ حَتَّى مَاتَ وَلَمْ يَعُدْ إِلَى أَنْ يُسْفِرَ.)) ❺

”رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر ایک مرتبہ اندھیرے میں پڑھی پھر ایک دفعہ اسے خوب روشن کر کے

❶ سنن ترمذی، الصلاة، باب ماجاء فی توقيت الصلاة عن النبی ۴، رقم الحديث: ۱۵۱، وصححه الالبانی، الصحيحة، رقم الحديث: ۱۶۹۶.

❷ سنن ترمذی، الصلاة، باب ماجاء فی تاخیر العشاء، رقم الحديث: ۱۶۷، وقال: حسن صحيح، سنن ابن ماجه، الصلاة باب وقت العشاء، رقم الحديث: ۶۹۱.

❸ صحيح بخاری، مواقيت الصلاة، باب وقت العصر، رقم الحديث: ۵۴۷، صحيح مسلم، المساجد، باب استحباب التكبير بالصبح..... الخ، رقم الحديث: ۶۴۷.

❹ سنن ابوداود، الصلاة، باب فی المواقيت، رقم الحديث: ۳۹۴، وصححه الالبانی، صحيح ابوداود، رقم الحديث: ۳۷۸، وابن خزيمة: ۱/ ۱۸۱، رقم الحديث: ۳۵۲، وابن حبان: ۴/ ۲۹۸، رقم الحديث: ۱۴۴۹.